31086 ـ فوت شدہ کا ختنہ کرنا

سوال

اگر کوئی شخص بغیر ختنہ کروائے ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اکثر علماء کرام کا مسلك ہے اس کا ختنہ نہيں کيا جائيگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اگر کوئی شخص بغير ختنہ ہی فوت ہو جائے تو تين صورتيں ہيں:

صحيح يہی ہے کہ جمہور کے ہاں قطعا اس کا ختنہ نہيں کيا جائيگا؛ کيونکہ ختنہ تکليفات شرعيہ ميں سے تھا اور يہ تکليف اور مکلف ہونا موت کی بنا پر زائل ہو چکی ہے.

دوسری:

چھوٹے اور بڑے کا ختنہ کيا جائيگا.

تيسری:

چھوٹے کا ختنہ ہوگا بڑے کا نہيں، اسے البيان ميں ذکر ہيں اور يہ دونوں صورتيں ہي ضعيف ہيں.

ديکھيں: المجموع للنووی (1 / 352).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہيں:

" اور رہا (ميت) کا ختنہ کرنا تو يہ مشروع نہيں، کيونکہ يہ ميت کے اعضاء ميں سے ايك اعضاء کو کاٹنا ہے، اکثر اہل علم کا قول يہی ہے، اور بعض لوگوں سے بيان کيا جاتا ہے کہ اس کا ختنہ کيا جائيگا، اسے امام احمد نے بيان کيا ہے، اور جو کچھ ہم نے ذکر کيا اس کی بنا پر پہلا قول زيادہ اولی اور بہتر ہے. اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 484).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر بچہ بغیر ختنہ ہی فوت ہو جائے تو کیا ہم اس کا ختنہ کریں یا نہ کریں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اس کی طہارت (یعنی ختنہ) نہیں کیا جائیگا کیونکہ ختنہ کا وقت گزر چکا ہے، جو کہ اس کی زندگی تھی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 369).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

میت کے زیر ناف بال مونڈنے اور اس کا ختنہ کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی " اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (13 / 114).

واللہ اعلم .